

گزشتہ خطبہ جمعہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی مبارک سیرت سے محبت الہی کا ذکر جاری رکھا۔

فرمایا بوت سے قبل بھی آپ ﷺ خدا کی عبادت کیلئے تھا پانی کا مشکیزہ اٹھائے غارِ حرام میں جا کر خدا کی عبادت کیا کرتے تھے، کچھ روز وہاں ٹھہر تے پھر گھر آ کر کچھ روز کا مزید سامان لے لیتے اور پھر عبادت کی غرض سے واپس غارِ حرام میں چلے جاتے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ نے آپ ﷺ پر نبوت نازل فرمائی، حضرت عائشہ کی ایک روایت کے مطابق شروع شروع میں خدا کا تعلق سچی خوابوں سے شروع ہوا پھر حضرت جبراہیل پہلی وحی لیکر آپ ﷺ کے پاس غارِ حرام میں آئے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: اکثر لوگ ہم نے ایسے دیکھے ہیں وہ یہی چاہتے ہیں کہ ایک پھونک مار کر ان کو وہ درجاتِ ولادی سے جاویں اور عرش تک ان کی رسائی ہو جاوے۔ ہمارے رسول اکرم سے بڑھ کر کون ہو گا وہ افضل البشر افضل الرسل والا نبیاء تھے جب انہوں نے ہی پھونک سے وہ کام نہیں کئے تو اور کون ہے جو ایسا کر سکے؟ دیکھو! آپ نے غارِ حرام میں کیسے کیسے ریاضات کئے۔ خدا جانے کتنی مدت تک تضرعات اور گریہ و زاری کیا کئے۔ تذکیرہ کے لئے کیسی کیسی جانشنازیاں اور سخت سے سخت مختین کیا کئے جب جا کر کہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے فیضان نازل ہوا۔

اصل بات یہی ہے کہ انسان خدا کی راہ میں جب تک اپنے اوپر ایک موت اور حالتِ فنا وارد نہ کر لے تب تک ادھر سے کوئی پروانہیں کی جاتی۔ البتہ جب خدا دیکھتا ہے کہ انسان نے اپنی طرف سے کمال کو شش کی ہے اور میرے پانے کے واسطے اپنے اوپر موت وارد کر لی ہے تو پھر وہ انسان پر خود ظاہر ہوتا ہے اور اس کو نوازتا اور قدرتِ نمائی سے بلند کرتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کی نمازوں کی ایسی حالت تھی کہ نماز پڑھتے ہوئے آپ ﷺ اس قدر گڑ گڑاتے کہ یہ معلوم ہوتا جیسے ہنڈیا بل رہی ہو، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ قیام کو استقدار طول دیتے کہ آپ کے پاؤں متورم ہو جاتے۔ مرض الموت جس کی شدت کا یہ حال تھا کہ آپ ﷺ کمزوری سے بار بار بیہوش ہو رہے تھے جب نماز کا وقت ہوا تو آپ ﷺ دوسرا تھیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر ذکر الہی کی غرض سے مسجد تشریف لائے۔ فرمایا جن چیزوں سے مجھے محبت ہے ان میں سے ایک قرۃ عینی فی الصدُوۃ فرمایا۔ بیشک اس بیماری کی حالت میں شریعت آپ کو گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت دیتی تھی لیکن یہ آپ ﷺ کا اپنے خدا سے عشق تھا جو سخت بیماری میں بھی آپ نماز کیلئے چلے آئے۔ اپنی امت کے دل میں بھی آپ ﷺ خدا کا عشق قائم کرنا چاہتے تھے۔ ہمیں اپنے جائزے لینے چاہیں کہ کہیں ہم صرف اپنے دنیوی کاموں کی غرض سے نماز پڑھنے والے تو نہیں؟ آیا ہمارے دلوں میں بھی خدا کا عشق موجود ہے؟

خدا کی یاد اور اس کے ذکر کی جو تڑپ آپ ﷺ کے دل میں تھی، نماز میں پاؤں متورم ہو جاتے، دیکھنے والے آپ کی صحت کیلئے پریشان ہوتے اور پوچھتے کہ آپ ﷺ کو تو خدا نے چین لیا ہے پھر کیوں اپنی جان پر ظلم کرتے ہیں تو آپ ﷺ یہی جواب دیتے کہ کیا میں خدا کا شکر گزار نہ بنوں، پھر

اس شکر گزاری میں مزید عبادت میں لگ جاتے۔ دن بھر گھر کے اور تنظیمی امور بھی دیکھتے پھر رات میں جلد اٹھ کر عبادت کرتے اور اس کے احسانات کو دیکھتے ہوئے شکر ادا کرتے رہتے۔

حضرت مصلح موعودؑ فرماتے ہیں: فرمایا قرۃ عینی فی الصلوۃ کہ نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے۔ یہ بھی خاص امتیاز ہے جو اسلام کو دیگر مذاہب کے مقابلہ میں حاصل ہے۔ دنیا میں کوئی قوم نہیں جس میں نماز کی طرح عبادت میں باقاعدگی رکھی گئی ہو۔ پچھلے تمام مذاہب ظاہری حرکات پر زور دیتے رہے یا ان میں عبادت کے اوقات اتنے فاصلہ پر رکھے گئے ہیں کہ روحانیت کمزور ہو جاتی ہے مگر صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے کہ جس کے ماننے والوں کو ایک دن میں پانچ وقت عبادت کے لئے بلا یا جاتا ہے اور کوئی مذہب ایسا نہیں ہے۔ عیسائی اور ہندو ہفتہ میں ایک بار عبادت کے لئے جاتے ہیں۔ ممکن ہے ان میں سے بعض لوگ رات دن عبادت کرتے ہوں مگر یہ اجتماعی عبادت کا ذکر ہے۔ ایک دن میں کئی بار عبادت کرنے کا حکم رسول کریم ﷺ نے دعا پر زور دیا ہے۔ پھر صلوۃ کے معنی دعا کے بھی ہیں اور اس طرح رسول کریم ﷺ نے دعا پر زور دیا ہے۔ دوسرے مذاہب کی عبادتوں میں ظاہری باقاعدہ پر زور دیا گیا ہے اور ان کے ذریعہ عبادت میں لذت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مثلاً آریوں اور عیسائیوں میں گانا جانا ہوتا ہے مگر رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں مجھے ایسی عبادت عطا ہوئی ہے کہ اس میں لذت ہے اور ایسی لذت ہے جس کا کوئی مذہب مقابلہ نہیں کر سکتا۔

ایک خط کے جواب میں حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا: جو آپ نے اپنے عملی طریق کے لئے دریافت کیا ہے وہ یہی امر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی اتباع کی طرف رغبت کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اعمال پر نہایت درجہ اپنی محبت ظاہر فرمائی ہے وہ دو ہیں ایک نماز اور ایک جہاد نماز کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قرۃ عینی فی الصلوۃ یعنی میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے اور جہاد کی نسبت فرماتے ہیں کہ میں آرزو رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔

سواس زمانہ میں جہاد روحانی صورت سے رنگ پکڑ گیا ہے اور اس زمانہ کا جہاد یہی ہے کہ اعلاء کلمہ اسلام میں کوشش کریں مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں۔ دین متنین اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلادیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی دنیا پر ظاہر کریں۔ یہی جہاد ہے جب تک خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کرے۔

آج ہمیں اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دینی ہو گی اگر ہم آنحضرت ﷺ کی سیرت پر چلنے کی کوشش کریں گے تو پھر برکت بھی پڑے گی۔ آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ آج سے بگلہ دیش کا جلسہ بھی شروع ہو رہا ہے، وہاں مخالفت بھی کافی ہوتی ہے ان کیلئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سب کی حفاظت فرمائے اور ان کا جلسہ بھی خیر و عافیت سے اختتام پذیر ہو۔ آمین

## خطبة ثانية

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلُهُ فَلَا هَادِي لَهُ ﴿١﴾ وَأَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ﴿٢﴾ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ﴿٣﴾ عِبَادَ اللَّهِ رَحْمَنُ اللَّهُ ﴿٤﴾ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَا عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُّكُمْ لَعْلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿٥﴾ اذْكُرُوا اللَّهَ يَذْكُرُكُمْ وَادْعُوهُ يَسْتَجِبُ لَكُمْ وَلَذِكْرِ اللَّهِ أَكْبَرُ ﴿٦﴾